سوال

(63) ہندہ کا زنا کا پشہ ہے، چنانچہ مرنے تک یہ پشہ رہا الخ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مقتیان شرح متین اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں کہ ہندہ کا زنا کا پشہ ہے، چنانچہ مرنے تک یہ پشہ رہا، آخر بیماری میں اُس نے توبہ کی آیا یہ توبہ اس کی قبول ہے یا نہ اور اس کا جنازہ جائز ہے یا نہ ایک عالم نے اس کے جنازہ سے منع کیا، دوسرے عالم نے اس مانع پر کفر کا فتویٰ لگا دیا کیا یہ فتویٰ لگانے والا اپنے فتویٰ میں صواب پر ہے یا خطا پر، بینوا توجروا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہندہ نے اگر نزع سے پہلے توبہ کی ہے، تو اس کی توبہ منظور ہے، اور اگر عین حالت نزع میں توبہ کی ہے تو توبہ قبول نہیں۔

((کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَلَیْسَتِ التَّوْبَۃُ لِلَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السَّیِّئَاتِ حَتّٰی اِذَا حَضَرَ اَحَدَھُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّیْ تُبْتُ الْاٰنَ الاٰیۃ۔ وَفِی الْکَمَالَیْنِ لِاَنَّہ حَالُ مُشَاھِدَۃِ مَلَکِ الْمَوْتِ وَالْعَذَابِ فَھِیَ حَالَۃُ اِضْطِرَارٍ لَا اِخْتِیَارٍ وَالْمَشْھُوْرُ اَنَّ تَوْبَۃَ الْبَاْسِ مَقْبُوْلَۃٌ وَاِنْ لَمْ یَکُنْ اِیْمَانُہ مَقْبُوْلًا کَذَا فِی الْخُلَاصَۃِ وَغَیْرِھَا لٰکِنْ وَقَعَ فِیْ جَامِعِ الْمُضْمَرَاتِ خِلَافُہٗ وَھُوَا الصَّحِیْحُ وَالْوَارِدُ فِیْ اَحَادِیْثِ الصَّحِیْحَۃِ انتھی))

''جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور ان لوگوں کی توبہ نہیں جو کرتے جاتے ہیں برے کام جب تک سامنے آئے ایسے کسی کو موت کہنے لگا، میں نے توبہ کی اب اور ان کو جو مرتے ہیں کفر میں ان کے واسطے ہم نے تیار کی دکھ کی مار، اور کمالین میں ہے، اس واسطے کہ یہ حال ملک الموت اور عذاب کے حاضر ہونے کا وقت ہے، اور یہ حالت اضطراری ہے، نہ اختیاری مشہور ہے کہ اس کی توبہ مقبول ہے، اگرچہ اس کا ایمان قبول نہیں، اور خلاصہ وغیرہ میں بھی اسی طرح ہے، لیکن جامع المضمرات میں اس کا خلاف ہے، اور وہی صحیح ہے، احادیث بھی اسی پر دال ہیں۔ انتہیٰ''

((وَفِی الْاِکْلِیْلِ تَحْتَ ھَاتَیْنِ الْاٰیَتَیْنِ فِیْہِ بَیَانُ الْوَقْتِ الَّذِیْ تُقْبَلُ فِیْہِ التَّوْبَۃُ وَھُوَ مَا لَمْ یَصِلِ الْاِنْسَانَ اِلَی الْغَرْغَرَۃِ وَمُشَاھِدَۃِ مَلَکِ الْمَوْتِ وَالْعَذَابِ اِذَا وَصَلَ ذٰلِکَ لَمْ تُقْبَلْ لَہ تَوْبَۃٌ وَلَا یُصِیْحُ مِنْہُ اِیْمَانٌ))

''اور اکلیل میں ان دونوں آیتوں کے نیچے لکھا ہے کہ ان میں اس وقت کا بیان ہے، کہ اس میں (اگر توبہ کرے) توبہ قبول ہو جاتی ہے، اور وہ وقت غرغرہ کی حالت سے اور ملک الموت اور عذاب کے حاضر ہونے سے پہلے ہے، اور جس وقت انسان ان حالتوں کو پہنچ جاوے، تو اس وقت نہ توبہ مقبول ہے، اور نہ ایمان صحیح ہے۔''

((اَخْرَجَ بْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی ثُمَّ یَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِیْبٍ قَالَ الْقَرِیْبُ مَا بَیْنَہٗ وَبَیْنَ اَنْ یَنْظُرَ اِلٰی مَلَکِ الْمَوْتِ وَعَنِ الْحَسَنِ مَا لَمْ یُغَرْغِرْ وَاَخْرَجَ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیْ عَنِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ

عنہ مَرۡفُوۡعًا اِنَّ اللّٰہَ یقبَلُ تَوۡبَۃَ الۡعَبۡدِ مَالَمۡ یُغَرۡغِرۡ))

''ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے اس قول باری تعالیٰ ثُمَّ یَتُوۡبُوۡنَ مِنۡ قَرِیۡب کی تفسیر میں نقل کیا ہے کہ قریب سے مراد وہ وقت ہے جو درمیان اس کے اور درمیان حاضر ہونے ملک الموت کے ہے، اور اس کی تفسیر میں سج سے منقول ہے کہ جب تک حالت غرغرہ نہ لاحق ہو اور احمد و ترمذی نے ابن عمر سے مرفوعاً روایت کیا ہے، کہ حالت غرغرہ کے لاحق ہونے سے پہلے پہلے اللہ تعالیٰ بندہ کی توبہ قبول کرلیتا ہے۔ ۱۲۔''

اور جو لوگ اس طرح علانیہ فسق و فجور میں بتلا ہوں، اور ارتکاب کبائر ایسے آزاد اور بے باک ہوں، ان کا جنازہ امام اور مقتداء اگر زجراً و توبیخاً نہ پڑھے، تو اس میں کوئی حرج نہیں، اگرچہ ازروئے فتویٰ ان پر نماز پڑھنی جائز ہے، چنانچہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اسی غرض سے کئی ایک ہستیوں پر نماز جنازہ نہیں پڑھی، اور عام لوگوں کو رخصت دی، یا منع نہ کیا جیسا کہ ذیل کی احادیث سے ظاہر ہے۔

((اَخۡرَجَ التَّرۡمِذِی عَنۡ اَبِیۡ قَتَادَۃَ اَنَّ النَّبِی ﷺ اُتِی بِرَجُلٍ لِیُصَلِیۡ عَلَیۡہِ فَقَالَ صَلُّوۡا عَلٰی صَاحِبِکُمۡ فَاِنَّ عَلَیۡہِ دَیۡنًا الحدیث))

''ترمذی نے ابن قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے، کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک آدمی لایا گیا آپ اس پر نماز جنازہ پڑھیں، آپ ﷺ نے فرمایا: 'کہ تم ہی اپنے صاحب پر نماز پڑھ لو، کیونکہ اس کے ذمہ قرض ہے۔''

حاشیہ میں ہے۔

((قَالَ الطِّیۡبِی لَعَلَّہ ﷺ اِمۡتَنَعَ عَنِ الصَّلٰوۃ عَلَی الۡمَدۡیُوۡنِ الَّذِیۡ لَمۡ یَدَعۡ وَفَاء تَحۡذِیۡرًا عَنِ الدَّیۡنِ وَزَجۡرًا عَنِ الۡمُمَاطَلَۃِ وَالتَّقۡصِیۡرِ فِی الۡاَدَاءِ الخ واخرج ایضاً عَنۡ جَابِرِ بۡنِ سَمُرَۃَ اَنَّ رَجُلًا قَتَلَ نَفۡسَہ فَلَمۡ یُصَلّی علیہ النبی ﷺ وَاَخۡرَجَ اَبُوۡدَاوٗدَ عَنۡ اَبِیۡ بَرۡزَۃَ الۡاَسۡلَمِیِّ اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰہِ ﷺ عَلٰی مَاعِزِ بۡنِ مَالِک وَلَمۡ یَنۡہَ عَنِ الصَّلٰوۃِ عَلَیۡہِ))

''طیبی نے کہا، کہ شاید رسول اللہ ﷺ نے اس قرض دار پر جس نے قرض کے ادا کرنے کے لیے کچھ نہ چھوڑا ہو، اس واسطے نماز نہیں پڑھی، تاکہ لوگو ںکو قرض کی جلدی نہ ادا کرنے میں تنبیہ اور زجر، ترمذی نے جابر بن سمرہ سے بھی روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے خودکشی کی، (یعنی اپنے آپ کو مار ڈالا) تو نبی ﷺ نے اس پر نماز نہیں پڑھی، اور ابوداوٗد نے ابی برزہ سلمی سے روایت کی ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے نہ تو ماعز بن مالک پر نماز پڑھی، اور نہ نماز پڑھنے سے منع کیا۔ ۱۲''

دلائل مذکورۃ الصدر سے واضح ہو گای کہ عمرو اپنے دونوں قولوں میں حق پر ہے، اس پر تکفیر کا حکم لگایا، اس کی امامت کو ناجائز کہنا محض بے دلیل اور بے اصل ہے اور زید کا قول عمرو کے حق میں صریح ظلم اور تعدی ہے۔

(حررہ عبدالجبار بن عبداللہ الغزنوی عفی اللہ عنہما) (فتاویٰ غزنویہ ص ۱۰۶،۱۰۷)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 05 ص 132-135

محدث فتویٰ